# بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ـ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَكَانُوا۟ يَتَّقُونَ ـ

اے نقشبند عالم نقش مرا ببند
نقش چناں ببند کہ گویند نقشبند

فضل کر یارب میرے حال زبوں پر رحم کر
ڈال مجھ آلودۂ عصیاں پہ رحمت کی نظر

تجھ کو اپنی کبریائی کی قسم ہے بے نیاز
مجھ سراپا معصیت پر کر در افضال باز

تجھ کو دیتا ہوں تیرے جود و سخا کا واسطہ
فضل کا رحمت کا بخشش کا عطا کا واسطہ!

تیری رحمت کے خزانے میں کمی کوئی نہیں
اور تیرے جود و کرم کی انتہا کوئی نہیں

میں کہوں بے واسطہ کس منہ سے بخشش کیلئے
کچھ وسیلے پیش کرتا ہوں سفارش کے لیئے

کر کرم ہم پر محمد مصطفیٰ ﷺ کے واسطے
فخر موجودات شاہِ دوسرا کے واسطے

اُس رسولِ بے نظیر و بے بدل کا واسطہ
راز دارِ خلوت بزم ازل کا واسطہ!

رحم فرما حضرت صدیق اکبرؓ کے لیئے
عاشق و دلدادۂ حُسنِ پیمبر کے لیئے

حضرت سلمان فارسؓ بے ریا کے واسطے
حضرت قاسمؒ امامِ اولیاء کے واسطے

کر امام جعفر صادقؓ کے صدقے میں عطا
تو نجات دائمی کا مجھ کو دُرِّ بے بہا

بایزیدؒ و بُوالحسنؒ اور بُوعلیؒ فارمدی
یاالٰہی لاج رکھ لے اِن کے صدقے میں میری

حشر کے دن یوسفؒ ہمدانوی کا ساتھ ہو
اِن کا دامانِ مقدس اور میرا ہاتھ ہو

شاہ عبدالخالقؒ و شاہ عارفؒ ریوا گری
خواجہ محمودِؒ عزیزاں صاحبِ خُلقِ نبیؐ!

محترم بابا سماسیؒ حضرت میرِ کُلالؒ !
مُرشدانِ باصفا روشن ضمیر و باکمال!

صدرِ بزمِ نقشبنداں عارفِ اسرار ہو
محسنِ ملت شہنشاہ مظہرِ انوار ہو!

جن کا ہے پہلا قدم ہر منتہی کا آخریں
شاہ بہاؤالدینؒ سخی بر ہمت او آفریں!

یاالٰہی! واسطے خواجہ علاؤالدینؒ کے
دینِ احمد پر رہیں ثابت قدم مسکین کے

حضرت یعقوب چرخیؒ اور عبیداللہ شاہؒ
حضرت خواجہ محمد زاہدؒ اپنے دیں پناہ!

اِن نفوسِ پاک کے صدقے میں لے ربِّ الٰہ
دھو جبینِ معصیت آلود سے داغِ گناہ

بخش دے صدقے میں یارب خواجۂ درویشؒ کے
خواجہ امکنگیؒ و خواجہ باقی باللہؒ کے لیئے

یاالٰہی واسطہ لایا ہوں میں اس شاہ کا!
رد نہیں تو نے کیا جن کا کبھی بھی واسطہ

وہ ترے محبوب کے محبوب بھی شیدا بھی ہیں
عشقِ احمد میں وہ فانی بھی ہیں اور باقی بھی ہیں

قطبِ حق قیومِ ملت شیخ احمد کے لیئے!
بخش دے یارب مجدد الف ثانی کیلئے

عفو فرما سب خطائیں از پئے قیومِ دین!
عروۃ الوثقیٰ مہ سرہند شمس العارفین

نقشبندِ ثانی حضرت حجۃُ اللہ اور زبیر
خواجہ اشرف، جمال اللہ مردِ اہلِ خیر

حضرت عیسیٰ محمد فیض اللہ شاہ
حضرت نورِ محمد اور فقیر بادشاہ

قبلۂ عالم جناب حافظ عبدالکریم
حاملِ حکمِ شریعت صاحبِ خُلقِ عظیم

آشنائے سرِ حق دانائے سِرِّ لا الٰہ
واقفِ راہِ حقیقت فقر کی جائے پناہ

رحمتِ حق نے بُلا کر لے لیا آغوش میں
جا رہے فردوسیوں کے عالمِ خاموش میں

رحم فرما از طفیلِ ھادیٔ دینِ مبین
صاحبِ نورِ بصیرت خواجہ نوابُ الدین

جن کا سینہ دولتِ توحید کا گنجینہ ہے
قلبِ صافی جن کا حسنِ طور کا آئینہ ہے

جن کی پیشانی کتابُ اللہ کی تفسیر ہے
جن کے آئینِ خودی میں گرمیٔ شبیرؓ ہے

خواجہ محمد اسلم کے ہاتھ سے وہ جام دے
پہنچتے ہی منہ تلک اکسیر کا جو کام دے

نظر ہے اکسیر ان کی دردمندوں کیلئے
گفتگو بانگِ درا ہے خفتہ بندوں کے لیئے

سینہ اِن کا مصطفیٰ ؐ کے عشق سے بھرپور ہے
دِل منور چہرہ روشن کیا برستا نور ہے

ہر طرف دُنیا میں اِس حقیقت کا ظہور ہے
فیضِ جناب سے یورپ بھی نور و نور ہے

نام اُن کا ایشیا یورپ میں بھی مشہور ہے
یہ گلستان اب ریاض احمد سے نور و نور ہے

نسبت اسلاف کو پھیلا رہے ہیں چار سو
ہر طرف سے آ رہی ہے اب صدائے اللہ ہو

خواجگانِ نقشبنداں کی محبت کر عطا!
حشر میں بھی ساتھ اُنہی کے اے خُداوندا اُٹھا

اُن کے صدقے میں ہو عاجز دو جہاں میں سُرخرو
برقرار رہے سب کی دین و دُنیا میں آبرو

یاالٰہی سب دُعائیں لُطف سے مقبول ہوں
جب چلیں دُنیا سے تیری یاد میں مشغول ہوں

آمین ثم آمین